جنرل گیاپ اور امریکی شیر

تحریر: سہیل لون

گزشتہ دنوں امریکہ کو ویت نام سے بھگانے والے جنرل گیاپ کا 102 برس کی عمر میں انتقال ہوگیا۔جنرل گیاپ کے انتقال کے وقت امریکہ میں شٹ ڈاؤن کی وجہ سے تقریباً 8 لاکھ سرکاری ملازمین بغیر تنخواہ کے رخصت پر گھر بیٹھے تھے جس سے یہ بات تو ثابت ہوتی ہے کہ شیر بن کر دنیا پر حکومت کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے جنگی جنون نے امریکہ کی معاشی حالت اتنی ابتر کردی ہے کہ معاملہ شٹ ڈاؤن تک آن پہنچا۔ویت نام میں امریکہ کی شکست اتنی ناقابل یقین اور غیر متوقع تھی کہ آج بھی بعض فوجی سکولوں میں اس بارے میں تجزیہ کیا جاتا ہے کہ وہ کون سے اسباب تھے جن کی بنا پر امریکہ جیسی بڑی طاقت کو ویت نام سے راہِ فرار اختیار کرنا پڑی۔شیر بننے یا شیر کہلوانے میں بہت فرق ہوتا ہے۔وطن عزیز میں حالیہ انتخابات کے طلسماتی نتائج کے بعد ہمیں گلی محلوں میں مٹھایاں تقسیم کرتے اور ڈھول کی تاپ پر رقص کے دوران لوگ یہ گاتے نظر آئے "دیکھو دیکھو کون آیا......شیر آیا شیر آیا"۔کسی کی شادی ہو تو اپنی استطاعت سے بڑھ کر پیسہ خرچ کر کے دھوم دھام سے منانے کی کوشش کرتا ہے......اگر 2 برس میں طلاق تک نوبت آجائے تو اس کی دوسری شادی اس دھوم دھام سے نہیں کی جاتی۔دوسری شادی بھی تین برس میں ٹوٹ جائے تو اس شخص کی تیسری شادی نہایت سادگی سے ہوتی ہے اور کسی دوست یار شتہ دار کو شادی پر بھنگڑا ڈالتے خود ہی شرم محسوس ہونا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ پہلی 2 شادیوں کے بھنگڑے اور شادی کے نتائج ان کو یاد ہوتے ہیں۔شیر آیا شیر آیا......حالانکہ پہلی بار نہیں تیسری بار آیا مگر پھر بھی بھنگڑے ڈالے گئے۔جنرل گیاپ کو جلاوطنی کا کڑوا گھونٹ بھی پینا پڑا، جلاوطنی کے دوران ویت نام میں اس کی پہلی بیوی، بیٹی، سالی اور باپ کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ہم اپنے آپ کو شیر کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں مگر عمل ایسے کرتے ہیں جیسے عوام کو کہا جا رہا ہو اب شیر بنو شیر......!

ہمارے سیاسی قائدین کی جلاوطنی اور پرویز مشرف کا قید میں شاہانہ اور رنگین طرز زندگی بسر کرنا غریب عوام کا وہ بلیک اینڈ وائٹ خواب ہی ہے جو اس جہاں میں کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔ بڑے میاں صاحب نے ماضی کے دورِ حکومت میں کشکول توڑنے کی بات کی، چھوٹے میاں نے 2011ء میں کسی کے آگے جھولی نہ پھیلانے کا وعدہ کیا جنہیں انتخابی مہم میں بار بار دہرایا بھی گیا۔کشکول توڑنے اور کسی کے آگے جھولی نہ پھیلانے کا وعدہ کرنے والے آئی ایم ایف کے دربار میں کشکول اور جھولی دونوں کے ساتھ سجدہ ریز نظر آئے۔قرضہ دینے کی شرط صرف یہ تھی کہ پاکستانی عوام کو بھوکے شیر کی طرح نوچ ڈالو۔انتخابی مہم کے دوران بلٹ ٹرین پشاور سے کراچی تک چلانے کا خواب دکھاتے ہوئے عوام کو یہ بھی خوش خبری سنائی گئی کہ فاصلہ کتنے گھنٹوں میں طے ہوگا۔بلٹ ٹرین تو درکنار فی الحال بلٹ تو ہر طرف چلتی دکھائی دے رہی ہے۔انتخابی مہم کے دوران بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم کرنے کا وعدہ بھی جوشِ خطابت میں کیا گیا، لوڈشیڈنگ تو ختم نہ ہوئی البتہ بجلی، گیس کے بل دیتے ہوئے اور گاڑی میں پٹرول ڈلواتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کمائی روپے میں کر رہے ہیں اور ادائیگی امریکی ڈالرز میں۔گیس کی لوڈشیڈنگ بھی چند ہفتوں میں عروج پر پہنچ جائے گی جس سے غریب کا چولہا اور گھر دونوں ٹھنڈے ہو جائیں گے پھر

حوصلے کے لیے یہی کہا جائے گا شیر بنو شیر۔ چیف آف آرمی سٹاف کے لیے نئے جنرل کی تقرری ابھی ہونا باقی ہے مگر اس سے پہلے ہی جنرل سیلز ٹیکس میں اضافہ کر کے عوام کو شیر بنو، شیر بنو کا سبق یاد کروایا جا رہا ہے۔ آرمی اور عدلیہ کے نئے چیف کی تقرری میں میاں صاحب کو بار بار اس بات کا خیال ضرور آتا ہوگا کہ ماضی کی طرح کہیں......؟

ون ڈے کرکٹ میں تیز ترین سنچری کا ریکارڈ بھوم بھوم شیر آفریدی کے پاس ہے مگر حکومت سنبھالنے کے 100 دن میں تیزی سے مہنگائی کرنے کا ریکارڈ بھی پاکستان کے ببر شیروں کے پاس ہے......اور عوام کو بھی کہا جا رہا ہے کہ اب شیر بنو شیر۔ مہنگائی تو ہر ملک میں ہی ہو رہی ہے مگر بھوم بھوم کے انداز میں نہیں۔ اگر مہنگائی کنٹرول نہیں ہو سکتی تو کم از کم چیزوں کا معیار ہی قیمتوں کی طرح اعلیٰ ہو۔ جہاں جان بچانے کی ادویات غیر معیاری اور جعلی ہوں تو باقی کسی چیز میں معیار کہاں سے ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ جہاں انسانی جان کی قدر ہوتی ہے وہاں کھانے پینے کی تمام اشیاء پر میعاد ختم ہونے کی تاریخ درج ہوتی ہے اس کے بعد اس کو بیچنا قانوناً جرم ہوتا ہے۔ ہمارے علاقے میں دوائیاں بنانے والی فیکٹری شاذو لیبارٹری تھی جو اب کہیں شفٹ ہو گئی ہے اس میں اہم عہدوں پر کام کرنے والوں نے مجھے بتایا کہ جن دوائیوں کی معیاد ختم ہو جاتی ہے میڈیکل سٹور سے واپس لیبارٹری میں آ جاتیں ہیں جن پر لیبل بدل کر مارکیٹ یا سرکاری ہسپتال کو بھیج دی جاتی تھیں' یہ ماضی کی بات ہے جب پاکستان میں ابھی حالات کچھ ٹھیک تھے۔ اب تو شاذو لیبارٹری والے خود سرکار کا حصہ ہیں سو اب "اللہ ہی حافظ ہے" یہ کام تقریباً سبھی ادویات کی فیکٹریوں میں ہوتا ہے۔ بچے کی واحد غذا دودھ ہے جو کیمیکل سے بنا کر بیچا جا رہا ہے، گوشت خریدتے ہوئے ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ حلال بھی ہے یا نہیں بلکہ کسی حلال جانور کا ہے یا......؟ ویسے اس وقت لاہور میں خراب گوشت نہ خریدنے کیلئے جتنے بینرز حکومت نے لگوا رکھیں ہیں اتنے دہشتگردوں سے بچنے کیلئے لاہور پولیس نے نہیں لگوائے۔ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اگر قیمتیں کنٹرول نہیں کر سکتے تو غیر معیاری اور مضر صحت اشیاء پر ہی قابو پا لیں۔ شیر کے ہیر پھیر میں عوام کافی بار آ چکے ہیں، اب وقت آ چکا ہے کہ ایسے فیصلے اور اقدام کیے جائیں جس سے نظر آئے کہ شیر کی حکومت ہے ہم ڈرون حملے نہیں روک سکتے لیکن ہم مہنگائی اور ملاوٹ کی ڈرون حملے روکنے کی صلاحیت تو رکھتے ہیں لیکن موجودہ حالات دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ ان ڈرون حملوں کی نہ صرف ہم نے اجازت دے رکھی ہے بلکہ اس جرم میں حکومتی اہلکار خود شامل ہیں۔ میڈیا پر چلنے والی رپورٹس اور پروگرامز نے عام آدمی کو یہ تو سمجھا دیا ہے کہ مہنگائی اور ملاوٹ کرنے والے معزز دہشت گرد اُن کے بچوں کو موت کے منہ میں دھکیل کر اس قوم کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ بچے قوم کا مستقبل اور ریاست کا سب سے اہم عنصر ہوتے ہیں لیکن اگر آپ اپنے بچوں کو بھی بے رحم منافع خوروں سے نہیں بچا سکتے تو پھر طالبان سے مذاکرات کرنا بالکل بیکار ہے کیونکہ موت تو دونوں طرف ہے فرق صرف طریقہ کار کا ہے۔ یقیناً جنرل گیاپ کو ختم کرنے کیلئے امریکہ نے بہت سے شیر بنا کر ویت نام بھیجے تھے۔ شاید پاکستانی عوام نے یہی غلطی شیر کو اقتدار میں بھیج کر کی ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون